## سوال

(379) صدقہ فطر اور کھالوں سے قاری صاحب کی تنخواہ کی ادائیگی؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے اپنی مسجد میں مقامی بچوں کی تعلیم کے لیے ایک قاری صاحب رکھے ہوئے ہیں جو صبح و شام بچوں کو قرآنِ مجید کی تعلیم دیتے ہیں۔ کیا ایسی شکل میں قاری صاحب کی تنخواہ (مسجد فنڈ کے علاوہ) صدقہ فطرانہ اور قربانی کی کھالوں سے دی جا سکتی ہے؟ (سائل حافظ عبدالرحمن صدیقی خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث تلواڑہ راجپوتاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ) (۲۵ دسمبر ۱۹۹۲ء)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ قاری صاحب جز وقتی اُستاد ہیں۔ بایں صورت اگر موصوف صاحب وسعت ہیں تو خدمت ہٰذا کو بلا معاوضہ سر انجام دینا چاہیے۔ بصورتِ دیگران کی تنخواہ کا بندوبست ہونا چاہیے لیکن صدقہ فطرانہ اور قربانی کی کھالوں سے ان کو کچھ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ محض غرباء و مساکین وغیرہ کا استحقاق ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

لِلفُقَراءِ الَّذينَ أُحصِروا فى سَبيلِ اللَّهِ لا يَستَطيعونَ ضَربًا فِى الأَرضِ ... سورة البقرة ٢٧٣

آیت ہذا سے پہلے صدقات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر ارشاد ہے، یہ صدقات ان محتاجوں کے لیے ہیں جو اللہ کے راستے میں رُکے ہوئے ہیں۔ زمین میں سفر نہیں کر سکتے۔ یعنی تجارت نہیں کر سکتے کیونکہ ایسا کرنے سے دینی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

احادیث میں قربانی کی کھالوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور آیت ہذا میں صدقات کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے ہیں جو ''فی سبیل اللہ'' محصور ہیں۔ اس میں اساتذہ کرام اور طلبہ سب شامل ہیں۔ لہٰذا قاری صاحب موصوف کو مذکور فنڈ سے تنخواہ دی جا سکتی ہے۔ تاہم اولیٰ یہ ہے کہ مسجد کے فنڈ کو مستقل طور پر بیت المال کی حیثیت دی جائے جہاں تمام قسموں کے صدقات وخیرات جمع ہوں پھر اسی سے جملہ مصارف کو پورا کیا جائے، جس میں اخراجات لائبریری وغیرہ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 316

محدث فتویٰ